

## 1848-جدید آلات کے ذریعہ تجارتی معاملے کرنے کا حکم

سوال

جدید ابجاد کردہ آلات مثلاً فیکس، ٹیلی فون، ٹیلیکس، اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ خرید و فروخت اور کرایہ وغیرہ کے معاملے کرنے کا حکم کیا ہے، اور جب کہ عادتاً معاملے کی مجلس تو دفاتریا و دوکان اور مارکیٹ وغیرہ میں ہوتی تھی تو جدید آلات کے استعمال سے کس طرح ہوگی؟

پسندیدہ جواب

شرط شرعیہ کے ساتھ اور موافق کی غیر موجودگی میں جب لمباب و قبول ہو تو شرعی معاملہ ہو جاتا ہے، اور خرید و فروخت کے معاملہ میں لمباب و قبول کی مثال یہ ہے کہ: فروخت کرنے والا کسے کہ میں نے فروخت کیا اور خریدار کے میں نے اسے قبول کیا، اور اس ترقی کو دیکھتے ہوئے جو دور حاضر میں ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کے وسائل میں ہو چکی ہے اور جن وسائل کے ساتھ معاملات جاری ہیں اور مالی معاملات میں تجارتی معاملے بڑی تیزی کے ساتھ کیے جا رہے ہیں، اور معاملات کی متعلق جو کچھ جفتاء نے کہا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے کہ معاملہ لکھ کر یا اشارہ یا پھر اپنی بیچ کر ہوتا ہے، اور جو یہ فیصلہ شدہ ہے کہ معاملہ کرنے والے دونوں فریق حاضر ہوں اور مجلس ایک ہی ہو۔ وصیت اور وکالت وغیرہ کے علاوہ۔ اور لمباب و قبول میں مطابقت ہو، اور ایسا کوئی کام صادر نہ ہو جس سے معاملہ کرنے والے دونوں فریقوں میں کسی ایک کا معاملہ سے اعراض پر دلالت کرے، اور لمباب و قبول کے ما بین موالۃ بھی عرف کے مطابق ہوں، اسے دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل مقرر کیا گیا ہے:

اول:

جب کوئی معاملہ دو غائب اشخاص کے ما بین ہو جو ایک جگہ پر جمع نہ ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بیانہ دیکھ رہے ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کی بات سن رہے ہوں، اور ان دونوں کے ما بین رابطہ کتابت، یا پھر خط یا اپنی کے ذریعہ ہو، اور یہ تارا اور ٹیلیکس اور کمپیوٹر کی سکرین پر بھی منطبق ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں اس وقت معاملہ پایہ تکمیل تک پہنچے گا جب جب دوسری طرف سے ارسال کیا گیا لمباب قبول کریا جائے۔

دوم:

جب ایک ہی وقت میں دونوں طرف سے معاملہ پورا ہو جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے دور جگہ پر ہوں، اور واٹلیس پر بھی ہوتا ہے، تو اس معاملہ کو کرنے والے حاضر شمار کیے جائیں گے، اور اس حالت پر وہ اصلی احکام لا گو ہونگے جو فتفاء کے ہاں اس مسئلہ میں مقرر کردہ ہیں جن کا اشارہ الیسا جس میں کیا گیا ہے۔

سوم:

جب لمباب کے وقت ان وسائل کے ساتھ کوئی عارض پیش آجائے تو اس مدت میں لمباب پر ہی باقی رہے گا اور اسے رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں۔

چہارم:

سابقہ قواعد و صوابط نکاح کو شامل نہیں کیونکہ اس میں گواہوں کی شرط پانی جاتی ہے، اور قبضہ کی شرط سے بھی عیمہ نہیں ہو جاستا، اور اس المال پہلے دینے کی شرط کی بنابری سلم بھی نہیں۔

پنجم:

جس چیز میں کھوٹ یا جعل سازی اور غلطی کا احتمال ہواں میں ثوب کے قواعد و صوابط پر عمل کیا جائے گا۔